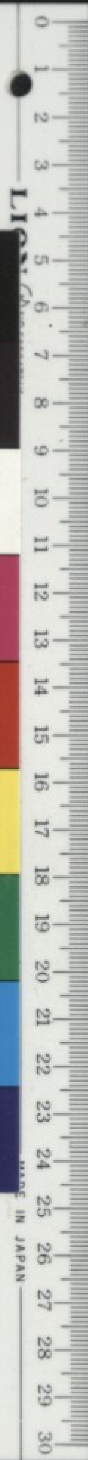
نور افشاں لودیانہ





نمبر (۱) مطبوعہ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ء بروز جمعہ جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

وہ اپنے بالاخانوں سے پہاڑوں کو سیراب کرتا ہے تیری صنعتوں کے پھلوں سے زمین آسودہ ہے۔ چوپایوں کیلئے گھاس اور انسان کی خدمت کے لئے سبزی وہی اگاتا ہے تاکہ وہ زمین سے خوراک پیدا کرے ۱۴ (زبور ۱۰۴: ۱۳-۱۴) جو آسمان پر بدلیوں کا پردہ ڈالتا ہے جو زمین کے لئے مینہ تیار کرتا ہے۔ جو پہاڑوں پر گھاس اگاتا ہے ۱۴۷ زبور ۸ - ہم اس خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ۲۸ دسمبر کو لودیانہ اور گرد و نواح خاطر خواہ بارش ہوئی نیز اخباروں سے معلوم ہوتا ہے کہ دیگر مقامات میں بہت کچھ بارش ہوئی ہے +

پچھلے ہفتہ جگہہ کی کمی کے سبب اُن جلسوں کا تذکرہ جو لودیانہ میں ہوئے نہیں کیا گیا۔ واضح ہو کہ پادری احسان اللہ صاحب [illegible] دسمبر کو تشریف لائے۔ ۱۹ دسمبر کو مس کمپل صاحبہ بھی تشریف [illegible] میں ہر روز دو ڈھائی گھنٹے تک جلسہ ہوتا تھا۔ ۳۰ دسمبر تک برابر جلسے ہوتے رہے۔ تمام شرکا حاضر ہوتے تھے۔ شروع سے آخر تک لوگوں نے بڑے شوق کے ساتھ سُنا اور سب نے فائدہ اٹھایا۔ خدا نے اپنی پاک روح کو نازل کیا۔ بہتوں کے دلوں کو توڑ ڈالا۔ بیگرم کو سرگرم کر دیا اور غافل کو جگا دیا۔ باہمی عداوت کو بہت کچھ مٹا دیا۔ محبت کی روح کو پھیلایا۔ غرضکہ لودیانہ کلیسیا نے اِس قدر برکت حاصل کی جو بیان سے باہر ہے۔ بورڈنگ سکول اور مڈل سکول میں بھی خاص جلسے ہوئے گناہ کی قائلیت اور توبہ کرنیکی روح نے اپنا پورا پورا اثر دکھلایا نہ صرف عام ممبروں میں بلکہ کلیسیا کے افسروں اور ولایتی صاحبان اور مس صاحبان میں بھی پورا پورا اثر ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کے نہایت شکرگذار ہیں لوگوں کے دلوں میں جس قدر نیک تاثیر ہوئی ہے اس کا لکھنا دشوار ہے۔ ہر ایک بات کو فرداً فرداً معرضِ تحریر میں لانا گویا لوگوں کو دکھلانا ہے حقیقت یہہ ہے کہ یہاں وہ اثر ہوا ہے کہ جس کو ٹھیک طور پر وہی لوگ دریافت کر سکتے ہیں کہ جنہوں نے اِس موقعہ اور لوگوں کی حالت کو دیکھا ہے +

نورافشاں کی امداد

(اوّل) یہاں تک خدا نے ہماری مدد کی اسموئیل ۷: ۱۲ ہم نہایت عاجزی کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں گذشتہ سال کی تمام برکتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور تہِ دل سے دعا مانگتے ہیں کہ گذشتہ سے اور بھی زیادہ بہتات سے تائید الٰہی ہمارے شامل حال رہے۔

(دوم) اسسٹنٹ اڈیٹروں نے اخبار کی خوبی مدد کی۔ ہم انکی الطاف و عنایات کے مشکور ہیں اور کامل یقین ہے کہ آیندہ بھی مہربانی فرماتے رہینگے (سوم) چارمس صاحبان تیرہویں صفحہ کے لئے مضامین بھیجا کرتی ہیں ہم اُن کے نہایت ممنون ہیں چونکہ کبھی کبھی مہینے میں پانچ ہفتے ہو جاتے ہیں لہذا ہم درخواست کرتے ہیں کہ کوئی اور ولایتی یا ہندوستانی مس صاحبہ مضمون بھیجنے کی فرمایش کو منظور فرما دیں (چہارم) اکثر نامہ نگاروں نے مضامین اور خبریں بھیجنے اور ترجمہ کرنے سے اخبار کی بہت مدد کی ہمکو یقین ہے کہ آیندہ بھی ہماری مدد کرینگے نہیں بلکہ یہہ کہنا چاہئے کہ انجیل کے نور کے پھیلانے میں پوری پوری مدد فرمائینگے۔ ایسے مضامین کے ضمیمے عرصہ تک چھپتے رہتے ہیں اور ناظرین کو اس سے بہت کچھ فائدہ پہنچتا ہے لیکن ساتھ ہی ہمکو ایسے مختصر مضامین کی بڑی ضرورت ہے جو ایک ہی نمبر میں پورے ہو جایا کریں اس لئے ہماری

سلسلہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۳ - کالم ۳ +

نورافشاں

پادری۔ اے۔ یچ۔ ینگ صاحب۔ ایم۔ اے ایڈیٹر

پادری جی ایل ٹھکر داس صاحب + پادری ایچ گولکناتھ صاحب
مسٹر ایم ایل رلیا رام صاحب بی اے + پادری علاء الدین صاحب بی اے
پادری بی۔ سی۔ اوپل صاحب
} اسسٹنٹ ایڈیٹرز

بقیہ

عہدۂ پاسبانی پر مکالمہ

چوتھا روز

طالب۔ او میرے بزرگ تین روز تک آپنے اُن اگون کی کیفیت بیان کی جو پادری بننا چاہیں۔ وہ شرائط اور خوبیاں جو آپ یادوں میں ہونی چاہئیں آپ نے ایسی بتادی ہیں کہ میں نے کبھی سُنی نہ تھیں۔ اور یہہ شاید اس لئے بھی ہو کہ میں علم اور تجربہ میں آپکے برابر نہیں ہوں اور نہ مجھے ایسی گفتگو کا کبھی موقعہ ملا۔ میں سوچتا ہوں کہ آپنے اِس سارے معاملہ کا ایک حصہ مجھے سمجھا دیا ہو۔ لیکن ایک اور بات ہو جو میں جاننا چاہتا ہوں۔ اور اُمید ہو کہ آپ اِس تکلیف کو گوارا کریں گے۔ وہ بات یہہ ہو کہ کیا سبب ہو کہ لوگ جسمانی پادریوں کے ساتھ کیوں گزارا کر سکتے ہیں۔ آپ نے تھوڑا سا ذکر اسباب کا کیا تھا لیکن اور بھی سمجھائے کہ کیا سبب ہو کہ لوگ بہتر آدمیوں کی جستجو نہیں کرتے؟ ایسے آدمیوں کی جو سچائی کو جانتے اور سچائی کی منادی کرتے ہیں۔ جو اپنے گلّہ کو معرفت اور فہمید کی خوراک کھلا سکیں۔ اور روحوں کے لئے یوں فکرمند ہیں اور ہیں کہ گویا اُن کو جواب دہی کرنی ہو؟ لوگ کیوں جسمانی پادریوں کو چھوڑ نہیں دیتے؟ اکثر دیکھا جاتا ہو کہ لوگ ہمیشہ دُنیوی کاروبار میں اچھی چیز کی تلاش کرتے اور اچھی چیز پسند کرتے ہیں۔ اچھا گھر۔ اچھا اسباب۔ اچھا کھانا۔ اچھا کپڑا۔ اچھے وکیل۔ اچھے ڈاکٹر۔ جیسے دن تک اچھی چیز کی پکھ کرتے اور تلاش کرتے ہیں کیا ساتویں دن اچھا پادری اُنکی سمجھ میں نہیں آتا؟ روح جسم کی نسبت زیادہ قدر کے لائق ہو۔ زمانہ کے سودوں کی نسبت ہمیشگی کے سودے زیادہ تر فکر اور سوچ کے ساتھ ہونے چاہئیں۔ پس کیا سبب ہو کہ لوگ سب سے اچھا پادری تلاش نہیں کرتے جو اُن کو اور اُن کے گھرانوں کو چرواہے کی طرح خدا کی پہچان کی ہری چراگاہوں میں لیجاوے اور اُن کی روحانی سیری کراوے؟ +

پیر مرد۔ طالب تم نے ذرا مشکل سوال پوچھا ہو۔ مگر میں جواب دیتا ہوں۔ تم جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں کہ بہتیروں نے ایسے پاسبانوں کو جو سراسر جسمانی تھے چھوڑ دیا پھر بھی بہتیرے رہجاتے ہیں۔ اور لوگ اُن سے پٹے رہتے ہیں۔ ایک سبب تو لوگوں کی نادانی ہو۔ بہتیرے لوگ ہیں جو نہیں جانتے کہ اُن کے لئے سب سے اچھی بات کون سی ہو۔ سچائی اور جھوٹھ میں فرق نہیں کر سکتے۔ اور اِس لئے جو ل گیا وہی سہی۔ اور یوں اندھوں کے ہادی اندھے بن جاتے اور بنے رہتے ہیں۔ دوسرا سبب جو اِس نادانی کی وجہہ سے ہو وہ یہہ ہو کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہو کہ لوگ اپنا نفع نقصان نہیں سمجھتے اور دوسروں نے اُن کی تعلیم کا ذمہ لیا ہوا ہو اور اپنی ہی طرف سے خرچ بھی کرتے ہیں کیونکہ لوگ نہیں دے سکتے۔ تو بعضے وقت ایسا ہوتا ہو کہ وہ ذمہ وار اپنی مرضی کا آدمی لوگوں کے واسطے تجویز کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو مجبور کرتے ہیں کہ اس کو منظور کرو۔ لوگوں کا کچھ بگڑتا نہیں اور نہ اپنے روحانی نفع نقصان کی چنداں پرواہ ہوتی ہو تو وہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ جو کہو سو سہی۔ اور پاسبان اور لوگوں کی ایسی رشتہ داری اس حال میں زیادہ خرابی کا باعث ہوتی ہو جب وہ جو ذمہ وار ہیں نا قابل ہوں کہ لوگوں کی بے پرواہی یا اُمیدوار کی خود غرضی کا اندازہ کر سکیں۔ اور نتیجہ یہہ ہوتا ہو کہ لوگ اپنی مرضی کرتے اور پادری پاسبان اپنی چال چلتا ہو۔ اور اِس سبب سے جسمانی پادری بنے رہتے ہیں۔ تاوقتیکہ وہ فریق جو دونوں کا ذمہ وار ہو اِس کو علیحدہ نہ کرے۔ اور ممکن ہو کہ ہندوستان کے عیسائیوں کی تنگ حالت کے سبب ایسے پادریوں کا رواج پڑ جاوے۔ مگر رہیگا نہیں +

طالب۔ آپ نے یہہ نہ سمجھایا کہ جس حال کہ لوگ دنیوی چیزوں میں ہمیشہ اچھی چیز چاہتے ہیں تو روحانی بات میں سب سے اچھی بات کیوں نہیں اختیار کرتے۔ دونوں باتوں کی اِس ناموافقت کا کیا سبب ہو؟ +

پیر مرد۔ تین باتیں خاصکر کے ایسی ہیں جن کے باعث لوگ جسمانی چیز کو روحانی کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک تعصب ہو بعض وقت لوگ اس کے سبب روحانی اُستادوں سے دور رہتے ہیں۔ پھر دُنیوی نفع اِس قسم کا ہوتا ہو کہ اُس کو ضایع نہیں کرنا چاہتے روحانی فائدہ خواہ کتنا ہی ہو۔ دیکھو شراب فروش کیوں یہہ کام چھوڑ نہیں دیتے؟ اِس لئے کہ اُن کو دُنیوی فائدہ ہو لیکن اُس کو چھوڑ دینے سے جو دوسروں کو اور اپنے کو روحانی فائدہ ہو سکتا ہو اُس کی پرواہ نہیں ہو۔ اِن کے علاوہ ایک سبب خانگی رشتہ داریاں ہیں اور خانگی رُعب ہیں جن کا اِس معاملہ میں بہت اثر پڑتا ہو۔ اور بعض سوسائٹیوں کے دباؤ بھی یہہ زور رکھتے ہیں۔ اِن کے سبب نہیں چاہئے کہ ہمارے رشتہ دار یا سوسائٹی کے لوگ پادری دیانت سنگھ یا ڈاکٹر رودیال کا وعظ سُننے کو جاویں کیونکہ ایسا کرنے سے ہمارے پادری لالہ گنڈا رام اور ڈاکٹر ٹکسالی شاہ یا کوئی اور ناراض ہو جاوینگے۔ اور برادری کے لوگ بُرا مانینگے۔ سو طالب اِس طور سے اور اِس وجہہ سے جسمانی پادریوں کا گذارا چلا جاتا ہو۔ اور دُنیا میں راستی اور سچائی ہمیشہ مشکل سے کامیاب ہوتے رہے ہیں +

طالب۔ یہہ بڑے افسوس کی بات ہو کہ لوگ اپنے روحانی فائدے کی بابت ایسے بے پرواہ ہیں۔ اور تعجب ہو کہ بلکہ برسوں گذر جاویں اور لوگ ایسے مخلوقوں کی باتیں یوں بے حس ہو کر سُنا کریں جس طرح ایک پتھر اندھیرے میں پڑا ہو۔ ایسے لوگ آپ دھوکھا کھاتے اور اوروں کے لئے بھی نقصان کا باعث ہیں۔ باوجود اس کے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں بہتیرے وفادار اور جان نثار خادم دین ہیں اور کلیسیا جو کے ہر فرقہ میں ہیں +

اور اس سے خدا سمجھیں بلکہ ایک بزرگ نے کہا ہے کہ صلیب کا بیان جیسا کہ لکھا ہو ویسا ہی بیان کرنا چاہئے کیونکہ مسیح مصلوب کی منادی انسانی لبھانے والی باتوں او فصاحت کی محتاج نہیں اور گو یہہ ایک ایسا ماجرا ہی جس سے عقل انسانی حیران ہی تاہم انسانی چیزوں کا خیال چھوڑکر اور خدا کی باتوں کا خیال کرکے ہم جو خدا کے فضل سے ایمان لائے ہیں بائبل کے دیگر مقامات کی تائید سے اور اُس دانائی سے جو نوروں کے بانی کی طرف سے اُترتی ہی اس نورانی ماجرے پر اور خاصکر اُس شخص پر جو دنیا کا نور ہی اور جس سے یہہ ماجرا واقع ہوا کہ کانٹوں کا تاج سجگے سر پر رکھے ہوئے اور ارغوانی پوشاک پہنے ہوئے پلاطوس کے سامنے کھڑا تھا منور ہو سکتے ہیں۔ مگر تاریکی کے فرزند جن کی ظلمت کی گھڑی کا اختیار تھا دراس نورانی ماجرا سے اور بھی گناہ کی تاریکی زیادہ گہری تھی کچھ تعجب نہیں کہ شامل کر بھی کچھ نہ پاویں۔ گو پلاطوس کے یہہ الفاظ کہ دیکھو اس شخص کو اُس تضحیک اور تذلیل کے جو وہاں والوں کی طرف سے خداوند کے حق میں ہو رہی تھی شامل سمجھے جائیں۔ یا بلحاظ اُس کے ان دوسرے لفظوں کے جو چوتھی آیت کے آخر میں درج ہیں کہ میں اُس میں کچھ قصور نہیں پاتا اور نیز وہ چاہتا تھا کہ یسوع کو چھوڑ دیوے جبکہ برباس خونی کو اُنہوں نے مانگ لیا تھا کسی طرح پر کیوں نہ خیال کئے جاویں اس میں شک نہیں کہ یہہ پلاطوس کی ضمیر کی چلاہٹ تھی جو بیساختہ برزبان صادر ہوئی کہ دیکھو اس شخص کو یعنے در اصل کہ اُس حالت کی کیفیت خداوند کی نسبت پورے طور سے صادق تھی کہ جو یسعیاہ نبی کے ۵۳ باب میں ہی کہ وہ نہایت ستایا گیا اور غمزدہ ہوا تو بھی اُس نے اپنا منہہ نہ کھولا۔ ہاں مخالفوں کی بڑی برداشت کے وقت اُس کی حلیمی کی نورانیت اور اس کے سنجیدہ چہرہ کی چمک نے پلاطوس کی ضمیر پر عکس ڈالا جس سے وہ اُس کی بیگناہی کو سمجھ گیا اور جان گیا کہ وہ قیصر کے مخالف ہو کے بولنے کے الزام سے بالکل مبرا اور منزہ ہی۔ دیکھو اس شخص کو کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے کیونکہ بے حد حلیم اور صابر شخص ہی۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس بے انصاف حاکم کے جس نے اپنی ضمیر کے خلاف کیا یہہ الفاظ کہ دیکھو اس شخص کو اُن گواہیوں میں سے ایک گواہی ہی جو مخالفوں کے منہہ سے بے ساختہ ان کی زبان پر خداوند کے حق میں صادر ہوتی رہیں۔ جیسے یہہ کہنا کہ وہ محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار ہی پر یعنے اور مطلب سے معمور بات ہی ویسے ہی یہہ الفاظ کہ دیکھو اس شخص کو نہایت اعلیٰ حقیقت رکھتے ہیں +

اب ہم کیونکر اور کب اُسے دیکھیں چاہئیے اکثر ہم پاک نوشتوں میں اُسے دیکھیں اور اُس کی آواز سُنیں چنانچہ ذکریاہ نبی کے صحیفہ کے بارہویں باب کی نویں و دسویں آیات میں لکھا ہو کہ اُسی دن یوں ہوگا کہ میں اُن ساری قوموں کا جو یروسلم پر چڑھائی کرنے آتی ہیں سُراغ لگاؤنگا کہ میں اُنہیں ہلاک کروں اور میں داؤد کے گھرانے پر اور یروسلم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح برساؤنگا اور وے مجھ پر جسے اُنہوں نے چھیدا ہی نظر کرینگے اور وے اُس کے لئے تمام ہونگے وغیرہ۔

جائے غور ہی کہ یہہ جو اوپر سے مینہہ برساتا ہی کون ہی وہ یہہ وہی ہی جو عالم بالا سے فضل اور مناجات کی روح برساتا ہی لیکن کون اُسے چھید سکتا ہی کیونکہ وہ یعنے خدا روح ہی اور روح کو کوئی چھید نہیں سکتا پس ظاہر ہوا کہ یہہ وہی تھا جو صلیب پر ٹانگا گیا کیونکہ سپاہیوں نے آکے پہلے اور دوسرے کی ٹانگیں جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے توڑیں۔ لیکن جب اُنہوں نے یسوع کی طرف آکے دیکھا کہ وہ مر چکا ہی تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ پر سپاہیوں میں سے ایک نے بھالے سے اُس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اُس سے لہو اور پانی نکلا۔ چونکہ اُس وقت کا درد مسیح کی پہلی آمد کا بیان کرتا ہی جبکہ اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا لیکن درحقیقت معنوی طور سے اُس کی دوسری آمد کی طرف اشارہ بھی تھا لہذا یہہ پیشین گوئی دو تو آمدکی خبر بتاتی ہی کہ وہ جو فضل اور مناجات کی روح برسانے والا ہی آویگا اور چھیدا جائیگا چنانچہ وہ آیا اور ایسا ماجرا واقع ہو چکا ہی اور مکاشفہ ظاہر کرتا ہی کہ جب وہ دوسری دفعہ آویگا تو وے جنہوں نے اُسے چھیدا ہو اُس پر نظر کرینگے اور وے اُس کے لئے ماتم کرینگے مگر داؤد کے گھرانے پر اور یروسلم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی روح برسائی جائیگی۔ اور اس انجیل کے شروع میں ہم دیکھتے ہیں کہ ۱ باب کی ۱۸ ویں آیت میں یوں لکھا ہی کہ خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہی اُسی نے بتلا دیا۔ اب ہم کسی بے دین اور دہرئیے کا خوف نہیں رکھ سکتے کیونکہ جیسا ہم نے ایمان کی نظر سے بیٹے کو دیکھا ہی تو باپ کو دیکھا ہی۔

اے فیلبوس تو اتنی مدت میرے ساتھ رہا اور تو نے مجھے نہ جانا جس نے مجھے دیکھا ہی باپ کو دیکھا ہی "دیکھو اس شخص کو" اور پھر جب ہمکو اپنے گناہوں کی یاد سخت معلوم ہوتی ہی اور اُن کے بوجھ کی برداشت ہم نہیں کر سکتے تو ۲۹ ویں آیت پر غور سے اُس کو دیکھیں کہ دوسرے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہی اور یوحنا نے کہا میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہی خدا کا بیٹا ہی اور فیلبوس نے نتھانیل کو کہا آ اور دیکھ علاوہ اس کے اُس وقت جب ہم اپنی راستبازی قایم کرنے کی کوشش میں ہوتے ہیں اور موت کا ڈنک یعنے گناہ ہمکو آتشی سانپ کی طرح اذیت دیتا ہی تو تب ہم اُسپر جو بلندی پر لٹکایا گیا نظر ایمان سے نگاہ کرتے ہیں اور بہت و شفا پاتے ہیں اور جب ہم دُنیا کے طوفانی سمندر میں دکھوں کی موجوں کا زور دیکھکر گھبراتے ہیں تو ہمیں یاد کرنا چاہئے کہ پطرس نے جب دیکھا کہ ہوا تیز ہی تو ڈرا اور ڈوبنے لگا۔ کیونکہ اُس نے ڈر کے سبب خداوند کی طرف سے نظر پھیر لی تھی اور غوطے کھانے لگا تھا۔ ضرور ہو کہ ایسے موقعہ پر ہم اُس کی طرف دیکھیں جس کی بابت کہا گیا کہ دیکھو اُس شخص کو +

میرے خیال میں یہہ الفاظ کہ دیکھو اُس شخص کو ہماری منادی کا گویا سرنامہ ہوں اور غیر مسیحیوں کے سامنے اس طور پر کلام کریں اور انجیل سُناویں کہ سامعین نہ صرف خوش بیانی اور الفاظ کی طرف توجہ کریں بلکہ اُس شخص کو جس کا بیان انجیل میں ہی بصیرت کی آنکھ سے دیکھ لیویں اور ہم اُنہیں کہہ سکیں

کہ دیکھو اُس شخص کو کیسی زیست اور نور اور حلیمی کی خوبیوں سے بھرپور ہو وہ گالی کھا کے گالی نہ دیتا تھا اور دُکھ اُٹھا کے دھمکاتا نہ تھا۔ اور سب سے زیادہ پُر تاثیر منادی یہہ ہوگی کہ ہم اپنی مزاج اور طبیعت میں مسیح کی خوبیاں دکھاویں اور اسبات کی کامیابی صرف اسپر منحصر ہو کہ جب خود ہماری آنکھیں اسطرح اُسپر لگی ہوں جس طرح لونڈی کی آنکھیں اپنی بی بی کی طرف اور نوکر کی آنکھیں اپنے خاوند کی طرف لگی رہتی ہیں اور اُس کے تجسم کے بھیدوں میں سے یہہ بھی ایک بھید ہو کہ وہ انسان کا نمونہ بننے کے لئے مجسم ہوا تاکہ اُس کا نورانی عکس انسان کے دل پر وارد ہو کر انسان کو منور کرے اور اُسے نورانی بناوے اور نیز ہمارے دلوں کی بیداری اور انتظاری ایسی ہو جیسے کہ خود خداوند نے فرمایا ہو یعنے چاہیے کہ تمہاری کمر بندھی رہے اور تمہارا دیا جلتا رہے۔ اور تم خود اُن آدمیوں کی مانند ہو جو خاوند کی راہ دیکھتے ہیں کہ کب وہ شادی میں سے آوے اور کھٹکھٹاوے جھٹ اُس کے واسطے دروازہ کھول دیں۔ مبارک ہیں وہ نوکر جن کو اُن کا خاوند آکے جاگتے پاوے۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ آپ کمر باندھ کے اُنہیں کھانے کو بٹھاویگا اور پاس آکے اُن کی خدمت کریگا۔ اور اگر وہ دوسرے پہر یا تیسرے پہر آوے اور ایسا پاوے تو مبارک ہیں وہ نوکر۔ یہہ تم کو معلوم ہو کہ اگر گھر کا مالک جانتا کہ چور کس گھڑی آویگا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں سیندھ مارنے نہ دیتا پس تم بھی تیار ہو کہ جس گھڑی تم خیال نہیں کرتے ابن آدم آویگا (لوقا) اور خدا کرے کہ ہم اُس گیت میں شامل پائے جاویں جو یسعیاہ ۲۵ ویں باب کی نویں آیت میں لکھا ہو کہ اُس روز یہہ کہا جائیگا دیکھو یہہ ہمارا خدا ہو ہم اُسکی راہ تکتے تھے اور وہی ہمیں بچاویگا یہہ خداوند ہو ہم اُس کی انتظاری میں تھے ہم اُسکی نجات میں خوش و خرم ہونگے لیکن گزند رکھنا اور اپنے تئیں جانچنا اور تیار کرنا کہ کیا ہم اُسکے بے پردہ کئے ہوئے چہرہ کو دیکھ دیکھ کے اُسکی صورت پر بنتے جاتے ہیں یا نہ یہہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ کیا پولوس رسول ہماری بابت لکھ سکتا تھا جو باتیں کہ اُس نے اہل تسلونیقیہ کو پہلے خط کے پانچویں باب میں لکھی ہیں کہ اے بھائیو تمہیں اُس کی حاجت نہیں کہ وقتوں اور موسموں کی بابت کچھ تمہیں لکھوں اسواسطے کہ تم آپ خوب جانتے ہو کہ خداوند کا دن اس طرح آویگا جس طرح رات کو چور آتا ہو۔ جسوقت لوگ کہتے ہونگے کہ سلامتی اور بے خطری ہو تب جس طرح حاملہ کو درد لگتے ہیں اُن پر ناگہانی ہلاکت آویگی۔ اور وے نہ بچینگے۔ یعنے کون نہ بچیں گے اُن کی بابت ۲ خط کے ۱ باب کی ساتویں آیت سے لکھا ہو کہ اُس وقت کہ خداوند یسوع آسمان سے اپنے زبردست فرشتوں کے ساتھ آویگا۔ بھڑکتی آگ میں ظاہر ہوگا اور اُن سے جو خدا کو نہیں پہچانتے اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی انجیل کو نہیں مانتے بدلا لیگا وے خداوند کے چہرہ سے اور اُس کی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پاوینگے۔ لیکن پھر اسی خط کے پانچویں باب کی پانچویں آیت۔ پر تم اے بھائیو تاریکی میں نہیں ہو کہ وہ دن چور کی طرح تم پر آپڑے۔ تم سب نور کے فرزند اور دن کی اولاد ہو۔ ہم رات کے نہیں اور نہ تاریکی کے ہیں اس واسطے چاہیے کہ اوروں کی طرح نہ سوئیں بلکہ بیدار اور ہوشیار رہیں۔ اور اس جاگنے اور ہوشیار ہونے کی بابت ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خداوند کہاں اور کس حالت میں تھا جب اُس نے وصیت کی تھی کہ جاگو اور دعا مانگو۔

چونکہ مقدس پطرس کے دوسرے خط کے تیسرے باب کی ۱۲ ویں آیت میں ہم پڑھتے ہیں کہ جبکہ یہہ سب چیزیں گداز ہونے والی ہیں تو تم کو پاک چلن اور دینداری میں کیسا ہونا لازم ہو اور پھر چودھویں آیت اسواسطے اے عزیزو اُن چیزوں کے منتظر رہکے کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب سلامتی کے ساتھ اُس سے پائے جاؤ۔ پس یہہ بے عیبی اور سلامتی صرف خداوند مسیح یسوع میں ہو اور ہم دینداری اور پاکیزگی میں اُسی کے نمونہ کو دیکھ دیکھ کے ترقی کرتا ہو اور اُس کی شکل بنتے جانا لازم ہو اور بس اب خداوند فضل بخشے کہ ہم میں سے ہر ایک اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوکے جلالی چہرہ کو دیکھ دیکھ کے اُس کی صورت پر بنتا جاوے اور وہ ہم میں صورت پکڑے اور ہم مسیح کے پورے قد کے اندازہ تک پہنچیں آمین

پیر عالم

ہمارے دوست ناروالیہ کا

جوابی عریضہ

آپ فرماتے ہیں "نارووال خطۂ یونان ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نارووالے جواب دینے کی لیاقت اور جرأت رکھتے ہیں اور معترض کا منہہ بند بھی کر دیا کرتے ہیں" +

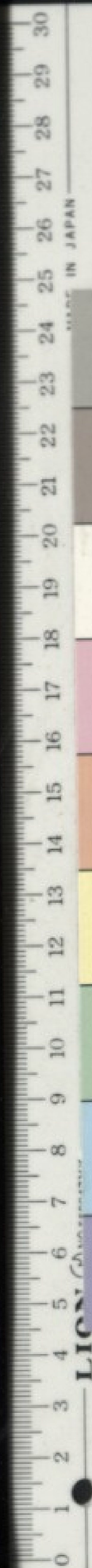
(۱) ہم مان لیتے ہیں کہ نارووال خطۂ یونان ہو۔ اور اسپر یہہ زیادہ کرتے ہیں۔ کہ جو برکت خدا نے نارووال کو دی ہو کاشکہ پنجاب کے ہر ایک شہر اور گانوں کو ملے۔ ہم نارووال کی مٹی کو دل سے عزت دیتے ہیں اور اُس کے فرزندوں پر پدرانہ نگاہ رکھنے سے باز نہیں رہ سکتے اور جو اُن میں سے اپنے فلسفہ کی دُھن میں بے راہ چل نکلے اُن کو تنبیہہ کر دینا بھی اپنا فرض سمجھتے ہیں +

ہم اس کے مُقِر ہیں کہ نارووالے معترض کا منہہ بند کر دیا کرتے ہیں اور اُس کی تائید میں ایک سچا قصہ ناظرین نورافشاں کی آگاہی کے لئے درج کرتے ہیں +

ذکر ہو کہ ایک نارووالیہ نوکری کی تلاش میں آپ کے خطۂ یونان سے باہر نکل گیا۔ فلسفہ میں تو آپ ماہر ہی تھے۔ سوچتے سوچتے ایک صاحب کے ہاں جا پہنچے اور بات کی بات میں خانساماں کی نوکری اُڑالی۔ ایک دن مالک نے فرمایا نوکر! ایک آنہ کا دودھ بازار سے لے آؤ۔ چنانچہ آپ جھٹ گئے اور دودھ لیکر آموجود ہوئے۔ مالک نے دودھ لیکر جو گلاس میں ڈالا تو اُس میں سے ایک ٹکڑا پرانے چیتھڑے کا نکلا۔ مالک حیران ہو کر بولا۔ ارے یہہ چیتھڑا کیسا۔ نوکر۔ جناب ایک آنہ کے دودھ میں چیتھڑا نہیں تو بھلا کسی کا لحاف اُٹھا لاتا !!!

غرض جناب ہم تو مدت سے معترف ہیں کہ نارووالے جواب دینے میں بڑے اُستاد ہیں +

(۲) آپ بے فیصل شدہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "ضرور نہیں کہ تمام بے فیصل شدہ مسایل بدعت ہوں" + آپ کا یہہ فرمانا درست ہو مگر ہم آپ کو اُن بے فیصل شدہ



مسائل کا ذکر جو بدعت کے درجہ تک پہنچتے ہیں اپنے رسالہ مسیحی میں درج کرنے سے منع کرتے ہیں۔ آپ انگریزی کتابوں میں سے رسالہ مسیحی کے لئے جب کوئی مضمون ترجمہ کرتے ہیں تو یہہ خیال فرمایا کریں کہ ہر ایک ضخیم کتاب کا مضمون عمدہ ہی ہوتا ہے چلو دھڑ گھسیٹو۔ مگر اپنی یونانی حکمت کو نہیں بلکہ الٰہی حکمت کو جو نارووال سے نہیں بلکہ آسمانی ریڈکلم میں داخل ہونے سے ملتی ہے مضامین کے پرکھنے کے لئے استعمال فرمایا کریں لیکن اگر آپنے اسی پر کاربند رہنا ہے کہ رسالہ مسیحی کے اڈیٹران اپنا کام جانتے ہیں آپکی صلاح کی ضرورت نہیں ہے تب تو آپ رسالہ مسیحی کو ناس کر چھوڑینگے۔ مگر باوجود آپکے صلاح لینے کے انکار سے ہمیں امید ہے کہ آپ مفید صلاحوں پر آخرکار عمل درآمد کرنے لگ جاوینگے۔ دوائی میں بچے اسی طرح کرتے ہیں مگر جبکہ اپنا نفع نقصان سمجھنے لگ جاتے ہیں +

(۳) آپکے باقی حصہ مضمون کی نسبت اس قدر عرض کردینا کافی ہے کہ لفظی تکرار کا ہمیں غرض نہیں ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ آپ میں سے بھی جاتا رہے۔ لیکن اگر آپ چاہیں تو آپکے کسی نائب ثانیہ سے اس کا جواب بھی لکھوا دینے کو تیار ہیں +

الراقم

ڈاکٹر

روحانی ختنہ یا مختون دل

سنہ ۱۸۹۷ء کے لئے

آپکو اور ناظرین نورافشاں کو نیا سال مبارک ہووے۔ آپ کے اخبار مطبوعہ ۱۸ دسمبر سنہ ۹۶ کے لئے مضامین کی درخواست پڑھکر بندہ کے دل میں بھی مضمون لکھنے کی کچھ اُمنگ پیدا ہوئی مگر چونکہ آپکی درخواست و اخبار ملنے میں بہت دیر ہوگئی اور کرسمس قریب آگیا لہذا اُس کے لئے مضمون لکھنے میں قاصر رہا۔ لیکن نئے سال کے لئے ایک دستور العمل لکھکر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اگر منظور خاطر ہو تو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو ممنون و مشکور فرماویں +

اے ناظرین یہہ وقت حساب و کتاب کا ہے اگر آپ کسی کارخانہ یا بازار میں جاکر کسی دوکاندار سے دریافت کریں تو معلوم ہوگا کہ حساب و کتاب ہو رہا ہے تو آجکل لوگوں کا خیال ہے کہ ہم سوچیں کہ پچھلے گذشتہ سال کیا کمایا و گنوایا ہے۔ کیا کمی ہوئی و کیا ترقی ہوئی۔ پر اے ناظرین آپ جانتے ہو کہ کوئی بخوبی حساب نہیں کر سکتا جبتک اُس کا روزنامچہ نہو تو ٹھیک ٹھیک روحانی زندگی کا بھی ایسا ہی حال ہے ہماری زندگی کا ایک ایک وقفہ دکھلاتا ہے کہ ہمنے اپنے کام کو کس طرح سے پورا کیا ہے کیونکہ ہم خدا کے سامنے اپنی زندگی کے ذمہ وار و حساب دہ ہیں مثلاً جب ہم صبح کو اُٹھتے ہیں تو یہہ خیال آتا ہے۔ کہ آج ہمکو فلاں فلاں کام کرنا ہے۔ اور اسطرح اُس طرح کرنا ہے۔ ویسے ہی اس وقت اپنے سالیانہ حساب کو ٹھیک و درست کرنا چاہئے۔ کون آدمی ہے۔ جو کچھ رنج و افسوس وغیرہ اس وقت نہ کریگا اور نئی چال چلنے کے لئے تیار و مستعد نہوگا تو عزیزو یہی عموماً خیالات ہمارے دلوں میں موجزن ہیں +

بعض دفعہ اکثر لوگ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ کوئی خاص بات دل میں رکھیں جو وقت پر اُن کو مدد دے۔ تو اس وقت ہماری زندگی کے لئے وہ خاص بات یا دستور العمل سنہ ۹۷ء سال کے لئے کیا ہوگا؟ یہی یعنے روحانی ختنہ یا مختون دل جو ہمارے عنوان کا مضمون ہے یہہ بات کہ ہمارے دل میں کوئی گناہ نہو۔ آدمی کی زندگی کی کامل حالت ہو۔ ہر ایک کا مختون دل ہو یعنے میں اپنا نہیں پر تیرا ہوں مسیح کا خون خریدا ہوں۔ اس لئے میں جسم کے طور پر نہیں لیکن روح کی طور پر جیتا ہوں۔ پس جب انسان کی ایسی حالت ہے تو یہی مطلب مختون دل کا ہے۔ جس دل میں مرخ دی ہو یا اُلجھانیوالا گناہ ہے وہ دل اپنا ہے خدا کا نہیں ایسی کا ذکر رسنگی آیت میں ہے۔ رسول نے اس بات کا کہ روحانی ختنہ کیا ہے کیسی ایک طرح سے بیان کیا کہ جس طرح ختنہ میں بدن کا ایک چھوٹا حصہ کاٹکر پھینکدیتے ہیں اور اُس سے کچھ تعلق نہیں رکھتے اسیطرح سے مسیحی آدمی کا روحانی ختنہ صرف ٹکڑا پھینکنا نہیں ہے پر کل بدن (یعنے جسمانی گناہوں کا بدن) اُتار پھینکنا ہے اور کہتا ہے کہ یہہ اب میرا نہیں اور نہ میں اُس کا ہوں جسمانی بدن کا کیا مطلب ہے؟ یعنے اپنا ہو کر رہنا پر خدا کے ہو کر نہ رہنا +

پھر ۱۲ آیت کے پہلے فقرے میں اس خیال کو دوسری تشبیہہ کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ کہ بپتسمہ کے ساتھ گاڑے گئے یعنے جس طرح سے لاش زمین میں دفن کرتے ہیں ویسے ہی تمہارے گناہ کا جسمانی بدن یا نفسانی دل گاڑا گیا ہے اور ایسا گاڑا گیا ہے کہ پھر تمہارے ساتھ اُس کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ اسی بات کو رسول نے طرح طرح سے تیسرے باب میں ظاہر کیا ہے۔ ۳:۳ آیت میں یہہ ہے کہ تم مرگئے ہو وغیرہ ہم جسم کی نسبت۔ بلکہ گناہ و خودی کی نسبت مرگئے ہیں + ایک قصہ کا ذکر ہے کہ ایک پادری صاحب نکوآئنہ لوگوں کے سامنے قلسی ۳:۳ کا ذکر کرتے تھے "کہ تم مرگئے ہو" تو انہوں نے سامعین میں سے ایک شخص سے سوال کیا کہ تم اُسکو کس طرح سمجھتے ہو تو اُس نے کہا تو وہ کہ جب میں مرجاؤنگا لوگ مجھے قبر میں دفن کرینگے اور میرے چارپائے جن کو اب میں چراتا ہوں میری قبر پر گھاس کھانے آئینگے لیکن اُن کے ساتھ میرا کچھ تعلق نہوگا میں قبر سے نکلکے اُنہیں اپنے ساتھ نہ لیجاؤنگا وہ مجھسے بیگانہ ہیں اور میں اُن سے بیگانہ ہوں یہی میرا روحانی زندگی کا تجربہ ہے جبسے کہ میں یسوع مسیح پر ایمان لایا۔ (یہاں چارپائے سے مراد گناہ بدکام جسم شہوت وغیرہ ہیں) جب آدمی مسیح پر ایمان لاتا ہے تو تب اُس کا اُن سے قطع تعلق ہو جاتا ہے پھر وہ ہمسے بیگانہ ہیں اور ہم اُن سے۔ لیکن وہ پھر انسان کے پاس آتے ہیں پر ہمکو نہیں چاہئے کہ اُنکو پھر قبول کریں یعنے پھر گناہ کریں پر خداوند سے دعا کرکے اُنکو اپنے سے دور و دفع کریں +

پھر ۵ آیت میں ہے کہ اگر کوئی ابتک سمجھتا ہے کہ میرا دل اُن کی نسبت زندہ ہے تو رسول فرماتا ہے کہ اپنے عضووں کو جو زمین پر ہیں یعنے حرامکاری ناپاکی۔ شہوت بُری خواہش لالچ جو بُت پرستی ہے اُن کو کشتہ کرو۔ کیونکہ اپنا ہو کے رہنا خدا کو منظور نہیں ہے پھر

۷ آیت میں کہتا ہے کہ آگے جب تم اُن کے بیچ جیتے تھے تم بھی اُن کی راہ پر چلتے تھے ۔ پر اب تم اُن سب کو بھی یعنے غصہ غضب بدخواہی بدگوئی و بدزبانی اپنے مُنہہ سے نکال پھینکو جیسے کہ ہندؤں کے واسطے گائے اور مسلمانوں کے واسطے سور وغیرہ ہے پس رسول نے طرح طرح سے ظاہر کیا کہ روحانی ختنہ کا کیا مطلب ہے*

اور نہ صرف رسول نے پر خداوند یسوع مسیح نے بھی کہا کہ اپنی صلیب اُٹھاؤ اور میرے پیچھے آؤ اور صلیب اُٹھانا کیا ہے یعنے موت اُٹھانا اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنی خودی وغیرہ کو چھوڑ ۔ پھر بھی نے کہا کہ اپنی جان کھودو ۔ اپنی آنکھ نکال پھینک ۔ اپنا ہاتھ کاٹ ڈال ۔ پھر تم دنیا کے نہیں ہو ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ ان سب مذکورہ بالا باتوں سے ہم دیکھتے ہیں کہ کیا تصور عیسائی آدمی کی ہے جس کو یہاں دل ختنہ سے تشبیہ دی ہے ۔ تو جب ہم اس وقت سوچتے ہیں کہ مختون ہو کر اس نئے سال کو شروع کریں اور ہم میں جو خودی ہے ماری جاوے تاکہ ہم خدا کے ساتھ ساتھ چلیں تو اُس کے لئے کیا کریں ؟ کیا کتاب پڑھیں گرجا جائیں نصیحت سُنیں نہیں نہیں ان باتوں سے زندگی نہیں پر ہمکو اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم میں زندگی ہو اور زندگی کب ہوگی جب ہم میں میں (خودی) ماری جاویگی یہہ وہی بات ہے جو رسول نے کہی کہ جب میں نہیں جیتا تو مسیح مجھ میں جیتا ہے تو ہماری زندگی مسیح ہے ۔ اور یہہ زندگی کسی اور کے لئے نہیں پر ہمارے لئے ہے پس ہم نہ اپنے لئے پر مسیح کے لئے جئیں یہہ وہی بات ہے جس کا ہمنے بپتسمہ کے وقت اقرار کیا تھا کہ ہم اُس پر قایم رہینگے اور شیطان و دنیا و جسم کی نفسانی خواہشوں کو ترک کرینگے تو جب ایسا عہد جماعت کے روبرو خدا کے ساتھ باندھا تھا تو نیا جسم پایا تھا پس آج اُسی عہد کو یاد کریں اور دیکھیں کہ ہمنے کہاں تک اس پر چلنے کی کوشش کی ہے اور اگر نہیں کی تو اب چلنے کی کوشش کریں اگرچہ یہہ حالت عیسائی زندگی کی اعلیٰ نہیں پر بچپن کی حالت ہے تو بھی جو بچپن کی حالت ہے وہ جوانی میں بھی کام آتی اور ہمکو مدد دیتی ہے*

اب ہم ایک دوسری بات پر غور کریں کہ میں مسیح میں جیتا ہوں اوپر ہمنے دو باتوں پر غور کی تھی اوّل یہہ کہ مسیحی زندگی کا شروع موت سے ہوتا ہے اور اسی کو پولوس نے روحانی یا سچی ختنہ کہا ہے دیکھو آیت ۱۱ میں ۔ دوم جب وہ مرگیا تو اُس میں کچھ ہے کہ نہیں تو اُس کا جواب ۱۲ آیت کے آخری فقرے میں ہے کہ میں مسیح میں جیتا ہوں ۔

اِس بات کے بیان کرنے کے پیشتر بہتر ہوگا کہ اوپر کے پہلے خیال کو صاف کریں اور وہ یہہ ہے کہ جب رسول نے کہا تھا کہ اُسی میں تمہارا ایسا ختنہ ہوا جو ہاتھ سے نہیں وغیرہ تو اس بات کا ذکر بار بار کیا ہے کہ مرگئے ہو مرگئے ہو چنانچہ ۲۰:۲ آیت اگر تم مسیح کے ساتھ دُنیاوی علم کے اُصول کی نسبت مرگئے ہو وغیرہ کون مرگئے ؟ تم مرگئے دیکھو ۳:۳ پھر گلاتی ۶:۱۴ پر ہرگز نہ ہووے کہ میں فخر کروں مگر اپنے خداوند یسوع مسیح کی صلیب پر جس سے دُنیا میرے آگے مصلوب ہوئی اور میں دُنیا کے آگے مطلب یہہ ہے کہ ہم یاد رکھیں کہ گناہ کا بدن پرانی انسانیت ہے اُس کی نسبت ہم مرگئے ہیں گو وہ مرا نہیں ہے تو ضرور اس بات پر لحاظ کرنا ہے کہ اگرچہ وہ مرگیا ہے پر تو بھی وہ ہمیں موجود ہے جیسا کہ قائن کو کہا تھا کہ اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ دروازے پر کھڑا ہے اس لئے پرانی انسانیت دروازے پر ہے گر ہوشیار نہوں تو گھر میں گُھس آویگی پھر ابتک وہ بدن ہمارے ساتھ ہے جو پرانی انسانیت کا اگر بنا تھا تو جب ہمنے اِس بات کی بابت غور کی ہے اور ہر ایک نے دریافت کر لیا ہے کہ ہمنے کیا کیا کیا ہے تو اب ایک قدم آگے بڑھیں اور ایسی دوسری بات پر غور کریں کہ مسیح مجھ میں جیتا ہے جب لوگوں کے حال پر کچھ غور کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سے جو زندگی و قدرت ملتی ہے وہ گویا کہنے کی بات ہے شاید ناظرین میں سے ایسا کوئی نہ ہوگا مگر اکثر سننے میں آیا ہے کہ حقیقت میں یہہ کہنے کی بات ہے اور ہم ہی کرنے والے ہیں یہہ بڑا تنزل کا خیال ہے مگر مسیح نے سکھلایا کہ تم آپ سے کچھ نہیں کرسکتے ہو ۔ دیکھو یوحنا ۱۵ کہ انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو مجھ میں قایم ہو اور میں تم میں جس طرح کہ ڈالی آپ سے میوہ نہیں لا سکتی مگر جبکہ وہ انگور کے درخت میں قایم ہے ۔ اسی طرح تم بھی نہیں مگر جبکہ مجھ میں قایم ہو ۔ پاک کلام میں کتنے ہی مقام ہیں جو پکارتے ہیں کہ اس پیاسو پانی پاس آؤ اور پیو تو تم کبھی پیاسے نہ ہوگے اور اس زندگی کی روٹی کو کھاؤ تو تم کبھی بھوکے نہ ہوگے وغیرہ وغیرہ ۔

رسول نے سندی کی آیت میں کہا کہ ہم مسیح کے ساتھ جی اُٹھے ہیں جب ہم جیتا ہے تو اُس کے انگ بھی جیتے ہیں مسیح ہمارا سر ہے اور اگر ہم اُس کے انگ ہیں تو ضرور اُس کی زندگی ہم میں ہے رسول کہتا ہے کہ ہماری زندگی کا کیا موجب ہے یعنے خدا کی قدرت ۔ تو اسی قدرت کو کس طرح ہم اپنا بنا لیتے ہیں جواب ایمان کے وسیلے سے ۔ تو ایمان وسیلہ ہے اُس زندگی کے پانے کا ۔ اب ذرا اِس بات پر لحاظ کریں کہ ایمان کی تعریف کیا ہے ؟ دیکھو عبرانی ۱:۱۱ اور رومی ۴:۱۷ سے ۲۰ تک وہاں رسول نے ایمان کا بیان ابراہام کا نمونہ بتلا کے کیا ہے ۔ پس ایمان اُن چیزوں کو جو انسانی نظر کے سامنے موجود نہیں موجود سمجھتا ہے ۔ یہی اُمید ابراہام کی تھی کچھ اُمید اُس کو نظر نہیں آتی تھی پر اُسنے وعدہ کو پکڑ لیا اسیطرح بار بار کہا جاتا ہے کہ خدا وعدہ کرتا ہے کہ میں تمہیں زندگی دیتا ہوں گر ہم ایمان کے ہاتھ سے اُسکو لے لیں تو مسیح کی زندگی ہم میں ہے اگر یہہ نہیں تو کوئی گمان نہ کرے کہ ہم خدا کی مرضی کو پورا کر سکتے ہیں ۔ ہمیں ضرور ہے کہ ہم نہ صرف بے ضرر ہوں پر سانپ کی طرح ہوشیار ہوں جو یہہ نہیں کرتا وہ بڑی غلطی کرتا ہے خواہ کتنی ہی تجویزیں کرے وہ سب بے فائدہ ہونگی پر اگر ہم میں زندگی ہو تو سب تجویزیں اور قاعدے ہمارے لئے مفید ہونگے پر اب یہ ہمارا دوسرا قدم ہے سو آگے بڑھکے زندگی حاصل کریں جنہوں نے اس زندگی کو پایا ہے اُن کے لئے خدا کے چشمہ میں بہتایت سے زندگی ہے ۔ جس میں سے وہ دیتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہاتھ بڑھا کے لیلیں پس خدا ہمکو یہہ توفیق بخشے یسوع مسیح کے وسیلے سے آمین*

الراقم

جسونت سنگھ از کوٹ گڑھ



واقعات اور رائیں

جالندھر شہر میں مسیحی جلسہ

واضح ہو کہ یہہ جلسہ ۲۴ دسمبر کی شام سے شروع ہوا جلسہ کے بانی مبانی جناب پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب جو بڑے لئیق اور پُر از مسیحی محبت ہیں اور تمام ممبرانِ کلیسیا نے جو شہر جالندھر میں ہیں اپنی مسیحی محبت سے اِس جلسہ کو رونق بخشی۔ اِس جلسہ کیلئے تمام ممبران کلیسیا نے اپنی محبت کے جوش سے بخوشی چندہ دیا۔ اور اِس ہی چندہ کے سبب جلسہ کی رونق افزائی ۲۶ دسمبر تک رہی۔ مسیحی بھائیوں کی خوراک کا انتظام نہایت عمدگی کے ساتھ قابلِ تعریف تھا۔ کھانے کے منتظم بڑے لائق اور ہوشیار مسیحی اشخاص تھے +

۲۵ دسمبر کو صبح کی بندگی ۱۱ بجے سے شروع ہوئی۔ جناب پادری سی۔ بی نیوٹن صاحب بہادر نے دعا وغیرہ کے ساتھ بندگی شروع کی۔ اوّل گیت کا مضمون جو گایا گیا سو یہہ تھا "سُن آسمانی فوج شریف + گاتی ہے رب کی تعریف" اِس گیت کی خوش الحانی اُس وقت کیا ہی شیریں اور دلکش معلوم ہوتی تھی جبکہ تین سارنگیوں اور ہارمونیم کے ساتھ گایا جاتا تھا۔ اِس کے بعد مقدس لوقا کی انجیل کے دوسرے باب کی دسویں اور گیارہویں آیتیں پڑھکر سُنائی گئیں۔ وعظ نہایت ہی عمدہ اور پُر تاثیر تھی اِس کے بعد گیت اور دُعا کے ساتھ بندگی تمام ہوئی شام کو قریب ۴ بجے پھر بندگی شروع ہوئی۔ جناب پادری ایچ گولکناتھ صاحب اور جناب باسٹن صاحب کی دلسوز اور دلچسپ وعظوں سے سُننے والوں کے دلوں کو نہایت ہی خوشی اور شادمانی حاصل ہوئی اِس وقت انگریزی ٹیونوں کے عوض میں بھجنوں اور غزلوں کے گانے بجانے سے خداوند یسوع کے نام کی ستائش اور تعریف کی گئی۔ اِس وقت ہمکو داؤد کا وہ کلام کہ بچوں اور شیر خواروں کے مُنہہ سے تو نے کامل تعریف کروائی یاد آتا تھا۔ اور نیز وہ نظارہ بھی جبکہ بچے اور شیر خوار ہیکل میں مسیح کے حق میں ہوشعنا ہوشعنا پکارتے تھے اسوقت خداوند یسوع مسیح کی قدرت کو دیکھکر دل کیسا باغ باغ ہوتا تھا کہ واہ! کیا ہی مبارک یہہ دن ہے جس میں کیا امیر اور کیا غریب سب کے سب خداوند کی حمد و ستایش ہم آواز ہو کر گاتے ہیں +

۲۶ تاریخ کی صبح کو پھر وہی گیارہ بجے بندگی شروع ہوئی اِس دن بھی وہی غزلوں اور بھجنوں کے گانے سے بندگی شروع ہوئی۔ جناب ڈیوڈ عبد اللہ صاحب کی اور جناب باسٹن صاحب کی دعا اور سرگرم وعظوں سے حاضرین کے دلوں پر بڑی تاثیر ہوئی۔ اِس جلسہ میں قریب ۱۵۰ اشخاص موجود تھے۔ پر سب سے افضل اور عالی خوشی کی بات یہہ تھی کہ اِس ہی جلسہ میں ۱۲۱ اشخاص مرد و زن نے خداوند عیسیٰ مسیح کے نام پر اپنے گناہوں کا اقرار کرکے جناب پادری سی۔ بی۔ نیوٹن صاحب کے ہاتھہ سے اصطباغ پایا۔ بعدہ قبل از وداع چند غریبوں کو کچھہ کپڑے جو لودیانہ شہر کی مسیحی کلیسیا نے غریبوں کیواسطے اپنی ہمدردی اور مسیحی محبت سے بھیجے تھے تقسیم کئے گئے۔ بعد اِس کے جناب پادری ایچ گولکناتھ صاحب نے دعا اور برکت کے کلمات کے ساتھہ جلسہ برخاست کیا +

اِس جلسہ سے قریب ۴ روز پیشتر پادری احسان اللہ صاحب بھی شہر جالندھر میں تشریف آور ہوئے تھے ۱۲ دسمبر کو شام کے وقت قریب سوا چار بجے دعا کے ساتھہ بندگی شروع ہوئی۔ پھر ایک لیڈی صاحبہ نے جو سیالکوٹ گرلس سکول کی سپرنٹنڈنٹ ہیں بڑی دلچسپ اور دل کش وعظ کہی لیڈی موصوف نے بیان کیا کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح نے گتسمنی کے باغ میں دُکھہ اُٹھایا اور کیونکر پطرس نے جو اُس کو بہت پیار کرتا تھا اپنے خداوند کا تین مرتبہ انکار کیا یہاں لیڈی موصوف نے بیان کیا کہ ہم میں سے جو یہاں موجود ہیں کیا اکثر بہت نہیں ہیں جو پطرس کی طرح اپنے خداوند کا انکار کرتے ہیں اگرچہ ہم بظاہر اُس کا اقرار کرتے ہیں پر اپنے دلوں میں اُس کا انکار کرتے اور قسم کھا کر اور لعنت بھیجکر دشمنوں کے خوف سے دور دور بھاگتے۔ انہوں نے بیان کیا۔ اگرچہ ہم اس طرح کرتے ہیں تو بھی مسیح خداوند اپنی مہربانی کی نظر پطرس کی طرح ہم پر رکھتا ہے اور اگر ہم پطرس کی طرح زار زار اپنی بدی اور قصور کے واسطے روئیں تو وہ رحیم خداوند ہمارے گناہ کو معاف کرنے کے لئے طیار ہے۔ لیڈی صاحبہ کی کل تقریر اور نصیحت کے بیان کرنے کی گنجایش نہیں اِس کے بعد پادری احسان اللہ صاحب نے بھی وہی مضمون نصیحت کے واسطے چُن لیا انہوں نے خدا کی روح کی ہدایت سے بہت کچھہ بیان کیا جو بسبب طوالت کے بیان کیا جا نہیں سکتا +

۲۲- دسمبر کو صبح کے وقت سوا آٹھہ بجے پھر بندگی شروع ہوئی۔ پادری احسان اللہ صاحب نے وہ گیت چُن لیا جس کا یہہ مضمون تھا "اے چھوڑ نہ مجھے پیارے عیسیٰ۔ سُن میری فریاد" وغیرہ +

پادری صاحب نے سب کو دعا مانگنے کی ترغیب دی اور دعا کے ساتھہ ہی ساتھہ گیت مذکورہ بالا کا کورس گایا جاتا تھا۔ اِس وقت پادری صاحب موصوف نے خود غرضی کے بارہ میں ایسی سرگرمی اور روح القدس کی طاقت سے ایسی پُر تاثیر وعظ کی کہ عنقریب ساری جماعت پر اُس روز خدا کی روح مقدس کی تاثیر ہوئی۔ اُس وقت پادری صاحب کی گرم جوشی اور دلیری کو جو اُنہیں خداوند یسوع کی طرف سے ملی دیکھکر استفانس کا سال یاد آتا تھا جبکہ وہ سردار کاہنوں کے روبرو کھڑا ہو کر بڑی دلیری اور روح القدس کی معموری سے اُن کے گناہوں کو یاد دلا کر ساری مجلس کے دل کو چھیدتا تھا اور جس طرح اُنکو یسوع مسیح کے نام اور اپنی بدکاریوں کا احوال سُنکر سخت نفرت آتی تھی اُس ہی طرح ہمارے دِل گناہ کی ناپاکی اور پلیدگی کو سُنکر اُس سے بیحد نفرت کرتے تھے اور اسوقت ہمارے دِل فقط فضل کے

محتاج تھے اور ہم اپنے دلوں میں قایل تھے کہ جیسا ہمکو واجب تھا ہم خداوند کی راہوں پر نہیں چلے۔ شکر ہو خدا کا کہ اُس نے اپنے خادم کی معرفت ہمارے گناہوں کو ہم پر روشن کر دیا اور اب وہی ہمارا مددگار ہے +

پھر شام کی بندگی وہی سوا چار بجے شروع ہوئی اس وقت وعظ جناب پادری ایچ گولک ناتھ صاحب اور جناب پادری احسان اللہ صاحب نے بڑی دلسوزی اور روح کی تائید سے ملبس ہو کر کلیسیا کو تقویت بخشی + اب ہماری دعا ہمیشہ خدا سے یہی ہے کہ جس طرح اس جلسہ نے اس سال ترقی کی اُسی طرح تا ابدالآباد ترقی پر رہے تاکہ خدا کا جلال اور بزرگی ظاہر ہووے۔ آمین

الراقم۔ یکے از حاضرین جلسہ

مشن کمپاؤنڈ۔ شہر جالندھر

مضامین عالمگیر دعا کے ہفتہ کے واسطے

جنوری ۳ تا ۱۰ سنہ ۱۸۹۷ء

اتوار جنوری ۳۔ وعظ

خداوند اُن پر مہربان ہے جو اُس کے منتظر ہیں اُس جان پر جو اُسے ڈھونڈتی ہے۔ نوحہ ۳: ۲۵۔

پیر جنوری ۴۔ شکرگذاری اور اقبال گناہ

زبور ۱۰۷: ۱-۹ و ۱۴۵: ۱-۹ ؤ افسیوں ۱: ۳-۷ ؤ ۲- قرنتیوں ۹: ۱۵ ؤ زبور ۲۹: ۱-۶ ؤ دانیل ۱۲: ۴-۱۴ ؤ ۱- قرنتیوں ۶: ۹-۱۱ اور ۲۰ ؤ تسلنیکیوں ۱: ۱۰ و ۱۱ ؤ ۲- پطرس ۳: ۱۱-۱۴ +

منگل جنوری ۵۔ کلیسیا عامہ

یوحنا ۱۷: ۲۰ و ۲۱ ؤ تسلنیکیوں ۲: ۱۶-۱۹ ؤ تسلونیقیوں ۱: ۵-۸ +

بدھ جنوری ۶۔ قوموں اور اُنکے سلاطین

۱- سلاطین ۳: ۵-۱۰ ؤ امثال ۳: ۲۳ و ۱۶: ۱۲- یوحنا ۳: ۵-۱۰ ؤ ۱- تمطاؤس ۲: ۱-۴ یعقوب ۲: ۸ و ۹

جمعرات جنوری ۷۔ غیر ممالک کی مشن

اعمال ۱۱: ۱۹-۲۴ ؤ مکاشفات ۷: ۹ و ۱۰ یسعیاہ ۵: ۲-۸ ؤ زکریا ۴: ۶-۷ ؤ ملاکی ۱: ۱۱ لوقا ۱: ۷۸ و ۷۹ متی ۹: ۳۶-۳۸

جمعہ جنوری ۸۔ ہوم مشن اور اہل یہود

یسعیاہ ۵۹: ۲۰ و ۲۱ و ۶۲: ۶-۱۲ ؤ زکریا ۱۱: ۹-۱۲ و ۱۲: ۱۰ رومیوں ۱۱: ۲۶ و ۲۷ +

سنیچر جنوری ۹۔ خاندان اور سکول

افسیوں ۴: ۳۱ و ۳۲ و ۵: ۱ و ۲ ؤ قلسیوں ۳: ۱۸-۲۲ احبار ۲: ۶-۹ ؤ زبور ۱۱۹: ۹-۱۲ و ۲۰ و ۲۰: ۱ ؤ ۲ تمطاؤس ۳: ۱۴ و ۱۵ +

اتوار جنوری ۱۰۔ وعظ

وے جن کا توکل خداوند پر ہے کوہ صیہون کے مانند ہیں جو ٹلتا نہیں بلکہ ابد تک ثابت ہے۔ یروشلم جو ہے سو پہاڑ اُس کے آس پاس ہیں اُسی طرح خداوند اسوقت سے لیکے ابد تک اپنے لوگوں کے آس پاس ہے۔ زبور ۱۲۵: ۱ و ۲ +

انند پور

ناظرین نور افشاں یہہ خبر سُن کر ضرور خوش ہونگے کہ مقام انندپور میں جو سکھوں کی مشہور جگہ ہے اور جہاں کئی سال ہوئے کہ لودیانہ مشن کے بزرگ اور ہر دل عزیز پادری صاحب پادری ایل جانوی صاحب ایک اکالی کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے مسیحی کام شروع ہو گیا ہے۔ اِس جگہ میں کامیابی کی بڑی اُمید ہے کیونکہ نجات کا پیغام بڑے غور سے سنا گیا اور اور جگہوں کی بہ نسبت کم رکاوٹیں پیش کی گئیں۔ یہاں پر حال ہی میں ۹ شخصوں نے میرے ہاتھ سے بپتسمہ پایا جن میں سے ۶ خاص انندپور کے رہنے والے ہیں اور ۳ ایک نزدیک کے گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ ابھی اور کئی اور اشخاص ہیں جو مسیح کا اقرار کرتے ہیں مگر یہہ زیادہ تعلیم کے محتاج ہیں۔ بیشک یہہ قول کہ شہیدوں کا خون کلیسیا کا بیج ہے دنیا میں ہر جگہ صادق ٹھہرتا ثابت ہوتا ہے + پی۔ سی۔ اوپل

مُلکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

۲۲ تاریخ کو لندن سے خبر آئی کہ ترکی اصلاحوں کے لئے لارڈ سالسبری صاحب نے کوئی تجویز تیار نہیں کی ہے +

اُنہوں نے صرف قسطنطنیہ کے سفیران طاقتہائے سے کہا ہے کہ باہم ملکر کوئی تجویز قایم کریں +

جو تجویز مشورہ باہمی سے قرار دیجاوے اُس کو ورزید کے لئے ہر ایک طاقت کے پاس روانہ کریں گے +

برٹش وزیر اعظم کی یہہ تجویز منظور کی گئی ہے اور اُس کے مطابق خبر ہے کہ کارروائی شروع ہو گئی ہے +

۲۲۔ دسمبر کو لندن سے خبر آئی کہ سلطان باوجود وعدہ کے آرمینوں کو معافی دینے میں بدستور پس و پیش کرتے ہیں +

۲۲ تاریخ کو قسطنطنیہ سے خبر آئی کہ سفیروں کے زور دینے پر سلطان المعظم آخرکار ایسا کرنے پر مجبور کئے گئے +

انہوں نے ارادہ نافذ کیا کہ تمام ارمنی قیدیوں کو بجز اُن کے جو مجرم قتل ہیں رہائی دیدی جاوے +

ڈاک ولایت میں سخت آتشزدگیوں کی خبر آئی ہیں جابجا ہزارہا کا نقصان ہوا +

لندن سے افسوسناک خبر آئی کہ کونٹری ٹیمپو صاحب فوت ہو گئے مشہور مصنف اور اخبار نویس تھے +

الورکے یو۔ پی۔ مشن چرچ نے ۲۰ دسمبر کو بیچارے مصیبت زدہ ارمنی عیسائیوں کیلئے ۵ روپے چندہ جمع کیا +

مضامین مفید المبتدیین

سر ہمفری ڈیوڈ

جب سر ہمفری ڈیوڈ قریب سولہ برس کا لڑکا تھا ایک چھوٹی لڑکی بڑی ہڑبڑی میں اُس کے پاس آکر کہنے لگی:-

ہمفری! ہمفری! مجھے یہہ تو بتلاؤ کہ کیوں یہہ دو بینت کے ٹکڑوں سے آگ کی چنگاری نکلتی ہے جب میں ان دونوں کو آپس میں رگڑتی ہوں +

ہمفری محنت کش لڑکا تھا جو گھنٹوں علمی دقایق پر سوچ اور فکر کیا کرتا تھا۔ اُس نے اُس لڑکی کے سر پر تھاپی دی اور جواب دیا۔ اے بہن میں تو نہیں جانتا کہ یہہ کیوں ایسا ہوتا ہے۔ دکھلاؤ تو سہی کہ یہہ کس طرح روشنی پیدا ہوتی ہے اور پھر ہم کوشش کر کے اس کا سبب دریافت کرینگے +

ہمفری نے جوں ہی تجربہ کیا فوراً معلوم کیا کہ یہہ چھوٹی لڑکی ٹھیک کہتی تھی اُس نے معلوم کیا کہ بینت کے ٹکڑے اگر زور سے جلدی جلدی رگڑے جاویں تو ضرور چھوٹی سی روشنی پیدا ہوتی ہے۔ یہہ دیکھتے ہی وہ غور کرنے لگا کہ اس کا کیا باعث ہو سکتا ہے اور کچھ مدت سوچتے سوچتے ہمفری ڈیوی نے دیگر اپنے ننھے سے دوست کی مدد سے (اپنی پہلی معلوم کو نکالا۔ اُس نے معلوم کیا کہ ہر ایک سرکنڈہ اور بینت اور گھاس کے باہر وار سنگی قسم کا چھلکا ہوتا ہے جو اُس کو کیڑوں کے حملہ سے بچاتا رہتا ہے اور اُس کمزور سے پتے کو سیدھا کھڑا رہنے میں مدد دیتا ہے +

ہمکو ایک اور قصہ یاد آتا ہے جب ہم اس بات پر سوچتے ہیں کہ بعض اوقات چھوٹے لڑکے بھی نئی معلومات کے دریافت کرنے میں مددگار ہوتے ہیں اور وہ یہہ ہے۔

۱۸۶۷ء کا ذکر ہے کہ کسی ایک لڑکے افریقہ کے دریا کے نزدیک کھیل رہے تھے۔ کھیلتے کھیلتے اُنھوں نے ایک چھوٹا سا پتھر اُٹھا لیا جو اُن کے خیال میں ایک خوبصورت پتھر کا ٹکڑا سا تھا +

ایک ہمسایہ نے اس پتھری کو دیکھتے ہی کچھ تھوڑی سی قیمت دیکر اُن سے خرید لیا +

اُس نے اُس کو ایک اور شخص کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ اور وہ پتھر یوں بکتا بکتا اُس علاقہ کے گورنر کے ہاتھ جا پہنچا جس نے اُس کو قریباً ساڑھے سات ہزار روپیہ پر خرید لیا۔ یہہ پتھر جو شروع میں لڑکوں کے ہاتھ لگا سب سے پہلا افریقہ کا ہیرا ہے جو دستیاب ہوا ہے +

دستور العمل زندگی

(۱) میں کسی سے کوئی سخت کلامی نہ کرونگا +

(۲) میں اگر کسی کی نسبت بری خبر سنوں تو اُس کو دوسرے کے پاس نہ دُہراؤنگا اور حتی المقدور دوسروں کو ایسی خبریں سُنانے سے باز رکھونگا +

(۳) میں اپنے پڑوسی کے قصوروں کو مہربانی اور ملایمت سے جانچونگا یاد رکھ کر میرے قصور اغلباً اُس کی نسبت بھاری ہیں +

(۴) میں کبھی ایسا نہ کرونگا کہ ایک بات کسی سے کہوں اور آپ کچھ اور سوچوں کیونکہ یہہ مکاری ہے (یہ اپنے لبوں سے فریب نہ دے +

(۵) میں اوروں کے قصوروں پر کبھی کوئی مقرر کردہ ٹھٹھا نہ کرونگا +

(۶) اپنے پڑوسیوں کی نیت اور عملوں کی نیک تعبیر کرونگا +

(۷) میں بے ریائی۔ بغیر جھگڑے اور معاف کرتے ہوئے اور اپنے اُستاد کا حکم مانتے ہوئے کہ "ایک دوسرے کو پیار کرو" عمل کرونگا +

(سلسلے کے لئے دیکھو صفحہ اوّل)

درخواست ہے کہ جن صاحبوں کو خدا نے جودت طبع اور طاقت تحریر عطا فرمائی ہے وہ ہفتہ وار یا ماہوار ایسے مضامین نور افشاں میں بھیجنے کے لئے قلم فرسائی کیا کریں (دیکھو) ایک ایسا طریقہ مدد کا جس پر ۱۸۹۶ء میں عملدرآمد نہیں ہوا اب پیش کیا جاتا ہے۔ اظہر من الشمس ہے کہ نور افشاں کی غرض انجیل کا نور پھیلانا ہے جس طرح دیگر کاموں میں جو خدا کی راہ میں کئے جاتے ہیں چندہ دیا جاتا ہے اسی طرح مناسب ہے کہ جن کو خدا نے گنجایش بخشی ہے کچھ چندہ کے طور پر دینے سے امداد فرماویں۔ واضح ہو کہ خریداروں سے صرف چھپائی کا خرچ وصول کیا جاتا ہے۔ کاغذ اور اڈیٹر وغیرہ کی تنخواہ کا کچھ بھی نہیں لیا جاتا۔ ایسی حالت میں اس قسم کی امداد کا کرنا کتنا ضروری ہے۔ ایک سبب اور بھی ہے کہ کبھی کبھی ایسے طالب علم درخواست کرتے ہیں کہ جو قیمت اخبار ادا کرنیکی وسعت نہیں رکھتے اور بعض ایسے مُناد بھی ہیں کہ نور افشاں سے بڑی مدد حاصل کر سکتے ہیں لیکن بوجہ قلت آمدنی خرید نہیں سکتے لہذا ہم یہہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی چندہ کے طور پر پانچ روپیہ دے تو اُس کو اختیار ہوگا کہ ایک اور غریب شخص جس کو وہ یا ہم پیش کریں ایک اخبار دلا سکے اور دس روپیہ دینیوالے کو دو اخبار اور پندرہ روپیہ دینے والے کو تین اخبار دلانے کا اختیار ہوگا +

ہم ناظرین کی توجہہ جنتری کی طرف دلاتے ہیں جس میں نور افشاں کا دستور العمل اور نئے انگریزی ضمیمہ کا بیان پایا جاتا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ پہلی تاریخ سے خریداروں کی نئی فہرست بنائی جاوے لیکن یہہ پرچہ ۱۸۹۶ء میں تیار کیا گیا تھا لہذا یہہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ خریداروں کو پیشتر اس کے کہ اُن کا نام کاٹا جاوے پسند کرنیکے لئے ایک ہفتہ کی مہلت بھی مل جاویگی +

ہم نور افشاں کا دستور العمل اور نئے انگریزی ضمیمہ کا بیان جلی قلم سے اس جگہہ بھی ناظرین کی توجہہ کیلئے درج کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ بہت جلد اس ضمیمہ کے خریدار اپنے اپنے نام ہمارے دفتر میں بھیج کر ممنون فرماوینگے

نیا انگریزی ضمیمہ

ہماری رائے میں یہہ امر بڑا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اخبار نور افشاں کے ساتھہ ایک ضمیمہ انگریزی زبان میں شایع کیا جاوے ہم اپنے بعض وجوہات ذیل میں درج کرتے ہیں:-

(۱) ہمارا تجربہ ہی کہ اکثر انگریزی دان ہندوستانی مسیحی جو ہرے اردو اخبار کی خریداری نسبتاً کم پسند کرتے ہیں ایک ایسے اخبار کی خریداری سے خوش ہونگے جو اردو اور انگریزی دونوں میں شایع ہو +

(۲) جہانتک ہم کو معلوم ہی شمالی ہندوستان میں ابتک کوئی ایسا پرچہ انگریزی دان غیر مسیحیوں کے لئے شایع نہیں ہوتا ہی لہذا ہمکو قوی اُمید ہی کہ نور افشاں کا یہہ نیا ڈھنگ اس ضرورت کو پورا کریگا اور کم از کم اُس کام کو بجا لائیگا جو ایک مرتبہ دی ٹرو لائٹ نے اپنے ذمہ لیا تھا +

(۳) دیسی زبان کے بعض دیگر اخبارات کے شایع کرنے والوں نے اپنے ناظرین کی خاطر باقاعدہ انگریزی زبان میں مضامین مہیا کرنے کی ضرورت کو دیکھکر اپنی زبان اور انگریزی زبان کے ملے جلے اخبار نکالے ہیں +

(۴) انگریزی زبان میں ضمیمہ کے اس طور پر شایع کرنے سے ہم بہت تھوڑے خرچ سے مذکورہ بالا ضرورتوں کو رفع کر سکیں گے +

(۵) اس ضمیمہ کے مقاصد وہی ہونگے جو نور افشاں کے ہیں یعنے مسیحی صداقتوں کا اظہار مسیحیوں میں روحانیت کو ترقی دینا مسیحیوں میں آپس کے خیالات کا تبادلہ وغیرہ وغیرہ

مجوزہ نئی صورت

یہہ نئی صورت اس طرح پر ہوگی کہ وہ آدھا تختہ جو نور افشاں میں علیحدہ شایع ہوتا ہی یعنے صفحہ نمبر ۱۱ و ۱۲ اُسکو پورا تختہ کرکے چار صفحہ کا ضمیمہ انگریزی زبان میں ایزاد کیا جاوے اور صرف اُن خریداروں کو جو ضمیمہ خرید کرینگے اُس کی قیمت دینی پڑیگی۔ نرے اُردو اخبار کی شرح قیمت حسب دستور قایم رہیگی۔ اکثر اشتہارات کو انگریزی ضمیمہ میں شایع کرنے اور مناسب گنجایش کو عمل میں لانے سے ہمکو اُمید ہی کہ مضامین کی مقدار میں کوئی کمی نہ آویگی۔ اُردو اخبار معہ انگریزی ضمیمہ کی قیمت معہ محصول ڈاک سے ہوگی +

ضمیمہ علیحدہ بھی خرید کیا جا سکیگا مگر جس حال کہ ہماری خواہش ہی کہ اخبار معہ ضمیمہ خرید کیا جاوے اور اُردو پرچہ کی ہر دلعزیزی اور اشاعت میں زیادتی ہو محض ضمیمہ کی قیمت ہم نے نسبتاً زیادہ رکھی ہی۔ کل اخبار کے خریدار کو ضمیمہ صرف عہ پر مل سکیگا مگر جو اُس کو علیحدہ لینا چاہینگے اُن کو عہ بلا محصول اور عہ معہ محصول ڈاک پیشگی قیمت پر بھیجا جاویگا +

صاحبان جو اس کو خریدا چاہتے ہیں چاہیئے کہ نمونے کے پہلے پرچے کو دیکھتے ہی اپنے اپنے نام معہ قیمت بشرح صدر ارسال فرماویں +

مدراس کی طرف سے ایک پرچہ پہنچا جس میں اِس بات پر بڑا زور دیا جاتا ہی کہ تمام مشن سکولوں میں مسیحی ریڈریں پڑہائی جاویں۔ اِس میں کچھہ شک نہیں کہ ایسی کتابوں کا جگہہ جگہہ استعمال ہونا نہایت مناسب ہی کیونکہ لڑکے اور نوجوانوں پر ریڈروں کے مضمون سے بڑا اثر ہوتا ہی۔ مسیحی تعلیم کے بھرے ہوئے مضامین پڑہانے چاہئیں۔ ہرچند کوشش کی گئی کہ ایسی ریڈریں بنائی جاویں جن میں اخلاقی مضامین ہوں لیکن کسی خاص مذہب کے متعلق کوئی بات نہ ہو مگر ہم زور کے ساتھہ کہتے ہیں کہ فی الحقیقت ایسی کتابیں پھیکی ہیں کیونکہ اخلاق اور مذہب میں (Morals & Religion) جدائی نہیں ہو سکتی اور یہہ کوشش ناکامیاب ہی کہ جنمیں صرف اخلاقی تعلیم ہی ہو لہذا ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ مسیحی ریڈریں مستقل کیجاویں

کرسمس اور نئے سال کا لایق تحفہ

رائے کلیان سنگھ صاحب کی دوکان واقع امرتسر کٹرہ اہلو والیہ میں ہر قسم کی عمدہ اور ارزاں چاء فروخت ہوتی ہی +

نارتھہ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے واسطے

پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کے شرائط وغیرہ کی نسبت +

چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلیو۔ ریلوے۔ لاہور سے خط و کتابت کرو

ضرورت

انبالہ چھاونی کے مشن سکول کے لئے ایک سند یافتہ سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہی۔ چاہیئے کہ درخواست کنندہ نیک چال چلن کا ہو اور مڈل کی جماعتوں تک تمام مقررہ مضامین پڑہانے کی لیاقت رکھتا ہو۔ کوئی اُمیدوار جو حساب کے مضمونوں میں کمزور ہو چاہیئے کہ درخواست نہ کرے +

تنخواہ عہ ماہوار ہوگی۔ مسیحی کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں معہ اسناد۔

مینیجر مشن سکول انبالہ چھاونی کے نام آنی چاہئیں +

مظلوم آرمینیوں کے لئے چندہ

سینٹ لوکس مشن چرچ سکھر سندھ۔ عہ

پادری۔ اے۔ ایچ یوئنگ صاحب اڈیٹران چیف مینیجر نور افشاں کے واسطے۔ امریکن مشن پریس میں ایمد والکی کے اہتمام سے چھپا